سوال

میں نے اپنی بیوی کو طلاق بتہ دے دی ہے یعنی تین طلاق دے چکا ہوں ، اور اب اسے واپس لانا چاہتا ہوں ، مجھے معلوم ہے کہ حلالہ کرانا حرام ہے ، لیکن یہ ہے کہ میری بیوی کا میرے ساتھ دوبارہ نکاح اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ کسی دوسرے شخص سے طبعی طور پر شادی کرے جو حلالہ کے شبہ سے خالی ہو یہ سب کچھ تو مدت کو بہت طویل اور لمبا کر دے گا ، کیا کوئی ایسا مختصر طریقہ ہے کہ میں اپنی بیوی کو واپس اپنے گھر لا سکوں ؟ اور کیا یہ جائز ہے کہ میں یہ اللہ سے یہ دعا کروں کہ اللہ اسے ایسا خاوند دے جس سے اس کا نباہ نہ ہو سکے اور وہ اسے جلد طلاق دے دے تاکہ مجھے اس سے شادی کرنے کا موقع ملے ؟

جواب

الحمد للہ

آدمی کو چاہیے کہ وہ بیوی کو اتنی جلدی طلاق مت دے کیونکہ اس میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ، جس کا نقصان خاوند اور بیوی اور ان کی اولاد سب کو ہوتا ہے ، اور بعض اوقات تو مرد طلاق دینے پر نادم بھی ہوتا ہے ، لیکن یہ سب کچھ وقت گزرنے کے بعد ہے اس لیے اب ندامت کا کوئی فائدہ نہیں

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت ؟

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اگر اسے (تیسری) طلاق دے دے تو اس کے حلال نہیں حتی کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے ، اور اگر وہ اسے طلاق دے دے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ آپس میں رجوع کر لیں اگر ان کا خیال ہو کہ وہ اللہ کی حدود کا پاس کریں گے ، اور یہ اللہ کی حدود ہیں جو اللہ تعالی جاننے والوں کے لیے بیان کر رہا ہے البقرۃ (230) .

آپ نے حلالہ کو چھوڑ کر اچھا کام کیا ہے کیونکہ حلالہ حرام اور باطل ہے ، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور کرانے والے دونوں پر لعنت فرمائی ہے

ابو داود نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" اللہ تعالی حلال کرنے اور حلالہ کرانے والے پر لعنت فرمائے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2076) علامہ البانی رحمہ اللہ نے سنن ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

حلالہ حرام ہونے کے بارہ میں تفصیلی بیان آپ سوال نمبر (109245) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں

تین طلاق والی بیوی کو واپس لانے کے لیے کوئی اور طریقہ نہیں ہے ، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اگر وہ اسے طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے .

اور یہاں " حتی " غایت کے لیے ہے ، اس لیے وہ اس پر اس وقت تک حرام رہے گی جب یہ غایت موجود رہے ، حتی کہ کسی دوسرے سے نکاح کر لے .

رہا یہ مسئلہ کہ آپ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ اسے کوئی ایسا خاوند دے جس سے اس کا نباہ نہ ہوسکے اور وہ اسے طلاق دے دے تاکہ آپ اس سے شادی کر سکیں، تو اس سے بہتر یہ ہے کہ آپ اللہ تعالی سے یہ دعا کریں کہ اگر اس سے شادی میں آپ کے لیے خیر و بھلائی ہے تو اس سے شادی میں آسانی پیدا فرمائے کیونکہ آپ کو علم نہیں کہ آپ کی اس سے شادی کرنے میں خیر و بھلائی ہے یا نہیں؟ اس لیے کہ وہ آپ کے پاس تھی تو آپ دونوں میں خاوند اور بیوی کی زندگی صحیح نہ گزر سکی

پھر آپ کو یہ چاہیے کہ آپ یہ دعا مت کریں کہ اللہ اس کے اور اس کے خاوند کے مابین نباہ کی توفیق نہ دے، بلکہ آپ اس کو اللہ کے سپرد کر دیں کہ اللہ ایسے اسباب مقدر کر دے جس سے ان میں علیحدگی ہو اور آپ کے لیے حلال ہو جائے اگر اس کا آپ کے پاس واپس آنے میں خیر و بھلائی ہے تو پھر.

اور اسی میں اللہ کے ساتھ کمال ادب ہے، اور اس پر کوئی اعتراض نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے خندق والوں کا قصہ بیان کیا ہے جس میں اس مومن بچے کی دعا ہے جو اس نے اپنے دشمنوں کے لیے کی تھی اس بچے کا کہنا تھا:

"اے اللہ تو میرے لیے ان کے مقابلہ جس طرح چاہے کافی ہو جا" صحیح مسلم حدیث نمبر (3005).

حاصل یہ ہوا کہ:

آپ کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ آپ اس سے شادی میں آسانی کی دعا کریں، لیکن افضل یہ ہے کہ آپ اس کو مقید کرتے ہوئے یہ دعا کریں کہ اگر اس سے شادی کرنے میں میرے لیے خیر و بھلائی ہے تو اس میں آسانی پیدا فرما

ہماری رائے تو یہی ہے کہ آپ اس کے ساتھ سارے تعلقات ختم کر دیں، کیونکہ جس کام کو آپ تلاش کر رہے اس کا حصول آسان نہیں، بلکہ اس کے مواقع تو بہت ہی کم ہیں، اور خاص کر اس صورت میں جب آپ کو یہ علم ہو چکا ہے کہ اس عورت کا آپ کی بیوی بننا اس صورت میں ہے جب اس کا خاوند اسے طلاق دے دے، اور یہ بھی اس کے ساتھ مقید ہے کہ اگر آپ دونوں کا غالب گمان ہو کہ آپ دونوں اللہ کی شریعت و حدود کو قائم رکھو گے، اور اس کی حدود حرمات کی حرمت پامال نہیں کرو گے

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

تو اگر وہ اسے طلاق دے دے تو اس کے لیے اس وقت حلال نہیں حتی کہ وہ کسی اور دوسرے خاوند سے نکاح نہ کر لے، اور اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کے لیے آپس میں رجوع کرنے میں کوئی حرج نہیں اگر وہ یہ گمان کریں کہ وہ دونوں اللہ کی حدود کو قائم رکھیں گے، اور یہ اللہ کی حدود ہیں جو اللہ نے جاننے والوں کے لیے بیان کی ہیں البقرۃ (230).

شیخ ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"خاوند اور بیوی کا آپس میں دوبارہ نکاح کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ یہ گمان کرتے ہوں کہ "وہ اللہ کی حدود کا خیال کریں گے اور اسے قائم رکھیں گے "کہ خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے کا حق دے گا، اور یہ اسی صورت میں ہے جب وہ اپنی پہلی و سابقہ زندگی اور معاشرت پر نادم ہوں جو ان میں علیحدگی کا باعث بنی تھی، اور دونوں عزم کریں کہ وہ اسے اچھی معاشرت و زندگی میں تبدیل کریں گے، تو پھر ان دونوں کا آپس میں دوبارہ ملنے میں کوئی حرج نہیں

اور آیت کریمہ کا مفہوم یہ ہے کہ:

اگر ان کے گمان میں یہ ہو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہیں رکھ سکیں گے، کہ ان کے گمان میں غالب یہی ہو کہ سابقہ حالت باقی ہے اور سوء معاشرت ابھی ختم نہیں ہوئی تو پھر انہیں ایسا کرنے میں گناہ ہو گا، کیونکہ اگر سب امور میں اللہ کے حکم کو قائم نہ کیا گیا اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کے راستے پر نہ چلا گیا تو پھر ان کا یہ اقدام یعنی دوبارہ شادی کرنا حلال نہیں"

انتہی

دیکھیں : تفسیر السعدی (102).

اور اگر ایسا ہی ہے تو پھر عقلمند کو چاہیے کہ وہ پھر اپنے نفس کے ڈورے کسی دوسرے کے ساتھ مت باندھے ، اور اسے وہی کام کرنا چاہیے جس میں اس کے لیے خیر و بھلائی اور اس کی مصلحت پائی جاتی ہو، لہذا آپ اپنے لیے کوئی دوسری بیوی تلاش کر لیں ، ہوسکتا ہے اللہ تعالی اس کے ساتھ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے اور اس کے ساتھ آپ کی حالت درست کر دے اور پہلی بیوی کے جانے سے جو آپ کا فوت ہوا ہے اس کو پورا کرے اور تسلی و تشفی دے جس کی آپ حفاظت کرنے سے عاجز تھے

اور اگر مقدر رہوا جو آپ نے مانگا تھا اور جس کی رغبت رکھتے تھے کہ وہ اپنے دوسرے خاوند سے بھی علیحدہ ہو جائے اور یہ علیحدگی جیسے بھی ہوئی ہو تو پھر آپ کے لیے ممکن ہو گا کہ آپ اسے اپنی دوسری بیوی بنالیں اور پہلی بیوی بھی رکھیں ، یہ اس صورت میں ہے جب یہ فرض کیا جائے کہ آپ کا دل اس کو چاہے وگرنہ آپ اس کو رہنے دیں اور اپنے کام میں لگے رہیں اور اس کا خیال نکال دیں

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

140573